138630 - حج كى وجہ سے كفارہ اور قرضہ كى شكل ميں واجب حقوق ساقط نہيں ہوتے

سوال

الحمد للہ مجھے گذشتہ برس فريضہ حج كى ادائيگى كا موقع ملا، اور آپ جانتے ہيں كہ نبى صلى اللہ عليہ وسلم نے ايک حديث ميں فرمايا ہے كہ: "حج مبرور كى جزا صرف جنت ہى ہے" اور جس وقت مسلمان فريضہ حج ادا كر لے تو اپنے كئے ہوئے تمام گناہوں سے پاک ہوجاتا ہے، اور ايسے واپس لوٹتا ہے جيسے اسكى ماں نے آج اسے جنم ديا ہو، اب ميرا سوال يہ ہے كہ : مجھ پر گذشتہ دو سالوں سے رمضان كے روزے ہيں ميں نے ابھى تک انكى قضا نہيں دى، تو كيا ميرے حج كرنے كے بعد بھى مجھے ان روزوں كى قضا دينا لازمى ہوگا؟ يا اللہ تعالى نے ميرے حج كرنے كى وجہ سے سابقہ سارے گناہ معاف كر دئيے ہيں؟ اللہ آپكو جزائے خير سے نوازے۔

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

حج كى فضيلت ميں بہت سى احاديث وارد ہوئى ہيں، جن ميں يہ بات ہے كہ حج كى وجہ سے گناہ دُھل جاتے ہيں، اور انسان ايسے واپس لوٹتا ہے جيسے اسكى ماں نے آج ہى اسے جنم ديا ہو۔
مزيد كيلئے سوال نمبر: (34359) كا مطالعہ كريں

ليكن اس فضيلت اور ثواب كا ہرگز مطلب يہ نہيں ہے كہ اس سے واجب حقوق بھى ساقط ہوجائيں گے، چاہے حقوق اللہ ہوں، مثال كے طور پر: كفارہ، نذر، اور غير ادا شدہ زكاۃ،فوت شدہ روزوں كى قضا وغيرہ، يا حقوق العباد ہوں: مثال كے طور پر قرضہ وغيرہ، چنانچہ حج كى وجہ سے گناہ مٹ جاتے ہيں، ليكن علمائے كرام كے اتفاق كے مطابق مذكورہ حقوق ساقط نہيں ہوتے۔

چنانچہ جس شخص نے مثال كے طور پر رمضان كے روزوں كى قضا بغير كسى شرعى عذر كے مؤخر كى اور پھر حج مبرور كى سعادت حاصل كرلى تو اس سے قضا مؤخر كرنے كا گناہ تو ساقط ہوجائے گا، ليكن روزے پھر بھى ركھنے پڑيں گے، روزوں كى قضا ساقط نہيں ہوگى۔

صاحب "كشاف القناع" (2/ 522) كہتے ہيں كہ:
"دميرى كہتے ہيں: صحيح حديث ميں ہے كہ: (جو شخص حج كرے، اور بيہودگى و فسق سے دور رہے تو گناہوں سے ايسے پاک ہوجاتا ہے جيسے اسكى ماں نے آج جنم ديا ہو) يہ ان گناہوں كے ساتھ مختص ہے جو كہ حقوق

اللہ کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں، حقوق العباد سے اسکا کوئی تعلق نہیں ہے، اور نہ ہی اس سے حقوق ساقط ہونگے، چنانچہ جس کے ذمہ حقوق اللہ میں سے نماز، یا کوئی کفارہ وغیرہ باقی تھا تو وہ اس سے ساقط نہیں ہوگا، کیونکہ یہ حقوق ہیں گناہ نہیں ہیں، جبکہ ان حقوق کی ادائیگی میں تاخیر کی وجہ سے گناہ ہو گا، چنانچہ تاخیر کی وجہ سے ملنے والا گناہ حج کی وجہ سے ساقط ہوجائے گا، لہذا اگر حج کے بعد بھی حقوق کی ادائیگی میں تاخیر کی تو نیا گناہ اسکے ذمہ پڑ جائے گا، اس لئے [یہ بات واضح ہے کہ]حج مبرور گناہ کو ختم کرتا ہے، حقوق کو ختم نہیں کرتا، "مواہب "میں بھی ایسے ہی ہے"انتہی

اور ابن نجیم رحمہ اللہ "البحر الرائق" (2/ 364) میں حج کبیرہ گناہوں کے مٹانے کا باعث بن سکتا ہے یا نہیں ، اس تفصیل میں وہ کہتے ہیں کہ:
"نتیجہ یہ ہے کہ: یہ مسئلہ ظنّی ہے، اور حج کے متعلق حقوق اللہ میں سے کبیرہ گناہوں کے لئے کفارہ بننے کا قطعی فیصلہ دینا ممکن نہیں ہے، تو حقوق العباد کے بارے میں کیسے دیا جاسکتا ہے!؟، اور اگر ہم یہ کہہ بھی دیں کہ سارے گناہ حج کرنے سے معاف ہوجاتے ہیں، تو اسکا مطلب وہ نہیں ہے جو اکثر لوگ سمجھ بیٹھے ہیں کہ قرضہ بھی معاف ہوجائے گا، اور اسی طرح نمازیں ، روزے اور زکاۃ بھی ساقط ہو جائے گی؛ کیونکہ حدیث کا یہ مفہوم کسی نے بھی نہیں بیان کیا، لہذا اس حدیث کا صحیح مطلب یہ ہے کہ : اس سے قرضہ کی ادائیگی میں ٹال مٹول کی وجہ سے آنے والا گناہ ختم ہوجائے گا، اس لئے وقوفِ عرفہ کے بعدبھی قرضہ ادا نہ کیا، اور ٹال مٹول کرتا رہا تو دوبارہ گناہگار ہو جائے گا، اسی طرح نمازوں کو وقت سے مؤخر کرنے کا گناہ بھی حج کرنے سے ختم ہوجائے گا، قضا ساقط نہیں ہوگی، اسی لئے وقوفِ عرفہ کے بعد نمازوں کی قضا مطلوب ہوگی، اور اگر فورا نمازوں کی قضا نہ دی تو بھی نئے سرے سے گناہ گار ہوگا، اسی پر دیگر مسائل کو قیاس کیا جائے گا، مختصراً یہ ہے کہ: کسی نے بھی حج کی فضیلت میں وارد شدہ حدیث کی بنا پر یہ نہیں کہا کہ [حقوق بھی ساقط ہو جائیں گے]جیسے کہ یہ بات بالکل عیاں بھی ہے"انتہی

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ : آپکو رمضان کے روزوں کی قضا دینا ہوگی، اور آپ قضا دینے کے بعد ہی بری الذمہ ہونگے۔

واللہ اعلم.